ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۳۷ — مطبوعہ ۱۱ ستمبر ۱۸۹۶ء بروز جمعہ — جلد ۲۴

ایڈیٹوریل نوٹس

ڈاکٹر ولنکر صاحب پر بیرحمانہ حملہ

کہتے ہیں کہ اہل ہنود بڑے نرم دل ہوتے ہیں اور فخر سے اس امر کا اظہار کیا جاتا ہے کہ ہندو مذہب میں کشادہ دلی اور دردمندی کی تعلیم پائی جاتی ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حرف زبانی جمع خرچ ہے۔ برعکس اس کے اگر یوں کہیں تو صحیح ہے کہ مسلمانی جہاد کی طرف رغبت پائی جاتی ہے۔ تھوڑے ہی دنوں کا ذکر ہے کہ ڈاکٹر این۔ جی۔ ولنکر نے ہندوستان میں لبرل ایجوکیشن پر ولسن کالج میں ایک لکچر دیا۔ بعض ریمارک جو انہوں نے اس موقعہ پر کہے معلوم دیتا ہے کہ ہندؤوں کو ناگوار گذرے اور سمجھا جاتا ہے ان کے باعث ڈاکٹر صاحب پر بیرحمانہ حملہ کیا گیا۔ پیر کی رات کو تین ہندو ڈاکٹر ولنکر کے مکان پر گئے اور دینی گفتگو کے بہانہ سے ان کو نیچے کے کمرے میں لے آئے۔ بیس منٹ تک یہہ گفتگو ہوتی رہی جب ڈاکٹر صاحب واپس اپنے کمرے کی طرف جانے کو تھے ان کے سر پر لاٹھی سے ضرب لگائی گئی جس کے صدمہ سے وہ دو گھنٹہ تک بیہوش رہے۔ ہوش میں آکر ہمسایوں کی مدد سے ڈاکٹر بلایا گیا اور معلوم ہوا کہ ان کو تین ضرب شدید سر پر آئی ہیں اور ان کا داہنا کان کسیقدر پھٹ گیا ہے۔ دوسرے دن کی خبر ہے کہ ڈاکٹر ولنکر کو اس بیرحمانہ حملہ کی چوٹوں سے کسی قدر افاقہ ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ حملہ ان پر اس غرض سے کیا گیا تھا کہ اس کے وسیلے کئی ہندو مسیحی ہو گئے تھے۔ ناظرین یہہ جہاد نہیں تو اور کیا ہے ✣

کرسچن ایڈووکیٹ

اس نئے اخبار کا پہلا نمبر جو گوجرانوالہ سے شایع ہوا ہے ہمارے پاس پہنچا ہے۔ پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس صاحب جواب آر۔ پی مشن کے متعلق کام کرتے ہیں اس کے اڈیٹر ہیں۔ پادری صاحب موصوف ایک مشہور اور لایق لکھنے والے ہیں۔ آر۔ پی مشن۔ اس اخبار کے خرچ اخراجات کی ذمہ وار ہے ✣

کرسچن ایڈووکیٹ کی اغراض اجرا جیسا کہ اڈیٹر صاحب رقم طراز ہیں ذیل میں درج ہیں ✣

(۱) عیسوی صداقت کا اظہار ✣

(۲) مسیحی مسایل کی توضیح ✣

(۳) تفصیل کلام اللہ ✣

(۴) مسیحی ترقی ✣

(۵) متفرقات۔ مراسلات دینی و دنیوی خبریں۔ اشتہار وغیرہ

جب ہم اس نئے اخبار کی اغراض پر نظر ڈالتے ہیں تو یہہ روز روشن کی طرح ظاہر ہوتا ہے کہ کرسچن ایڈووکیٹ نور افشاں کا اس کے اس کام میں جو وہ مدتوں سے کر رہا ہے مددگار ہے۔ اس لئے ہم اس کو اپنے مددگار کی حیثیت میں مبارکباد دیتے ہیں تاکہ یہہ اور ہم ملکر صداقت کی اشاعت کے بڑے کام میں پہلو بہ پہلو کوشش کرتے جاویں ✣

نور افشاں

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب ایم۔ اے۔ ایڈیٹر

پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب + پادری ایچ گولکناتھہ صاحب } اسسٹنٹ

مسٹر ایم۔ ایل زکریا رام صاحب بی اے + پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے } ایڈیٹرز

دینا لینے سے بہتر ہے ٭

یہہ بات قابل تذکرہ ہے کہ تمام خطوط میں خداوند یسوع مسیح کا صرف یہہ قول جو چاروں اناجیل میں نہیں ہے پایا جاتا ہے۔ پولوس حواری نے اس قول کا اُس وقت حوالہ دیا جبکہ وہ کلیسیاؤں سے چندہ جمع کرنے کی ترغیب دیتا تھا۔ اس میں کچھہ شک نہیں کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کی زندگی اسبات پر دلالت کرتی ہے کہ دینا بہت ہی بہتر ہے کیونکہ اُس نے فرمایا کہ میں خدمت لینے کو نہیں بلکہ خدمت کرنے کو آیا ہوں اور اُس کے ثبوت میں اپنی جان عزیز بھی قربان کر دی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک مسیحی کا فرض دینا ہے لیکن دینا نہ صرف فرض ہے اور لینے سے بہتر ہے بلکہ برکت لینے کی شرط بھی ہے چنانچہ لکھا ہوا ہے تم ساری دہیکیوں کو گنجینوں میں لاؤ تاکہ میرے گھر میں خوراک ہو اور اسی سے میرا امتحان کرو۔ رب الافواج کہتا ہے کہ اگر میں تم پر آسمان کے دریچوں کو نہ کھولوں اور تم پر برکت نہ برساؤں ایسا کہ تم پاس اُس کی جگہہ نہ رہے۔ جو کچھہ ہمارے پاس ہے خدا کی طرف سے ہے اور وہ سب لے سکتا ہے لیکن وہ چاہتا ہے کہ ہم خوشی سے دیویں اور وہ اسبات کی انتظاری میں ہے کہ میرے لوگ کب مجھکو دیں گے تاکہ میں اُن کو دوں۔ ہندوستانی کلیسیا میں روحانی تازگی اور ترقی حاصل کرنے کا چرچا ہو رہا ہے۔ وہ دعا مانگا کرتے ہیں کہ کاش خدا روحانی برکت بہتایت سے ہم پر برسا دے لیکن ہم کو ایک رکاوٹ نظر آتی ہے وہ یہہ ہے کہ کلیسیا نہیں دیتی ہے اور تواریخ اور تجربہ یہہ ہے کہ خدا کی خاص برکت اُس شخص اور اُس کلیسیا پر کبھی نازل نہوگی جس میں سخاوت کی روح نہیں ہے۔ جو مال ہم راہ خدا میں نذر کرتے ہیں وہ خدا کی برکت کو ہم تک پہنچنے کے لئے راستہ کھولدیتا ہے۔ اگر ہندوستانی کلیسیا اس امر میں خدا کا امتحان کرے تو وہ بھی دیکھیگی کہ برکت کے لئے جگہہ بھی نہ رہیگی۔

ہم دسویں حصہ پر صرف اتنا کہتے ہیں کہ اگر اس زمانہ میں دسواں حصہ خدا کو مناسب معلوم ہوا تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم جنہوں نے یہودیوں کی نسبت بہت زیادہ برکتیں پائیں کم دیں واجب تو یہہ ہے کہ اُن سے زیادہ دیں مگر افسوس کہ بعض لوگ ایک فی صدی تک بھی نہیں دیتے ایسے لوگ برکت کے اُمیدوار کس طرح ہو سکتے ہیں کچھہ تعجب نہیں کہ ایسوں کو برکت نہ ملے اور یقین ہے کہ نہ ملیگی پس ہم سب سخاوت کو کام میں لاویں اور راہ خدا میں دیا کریں۔ ذیل میں ایک قصہ درج کرتے ہیں کہ جو اس موقعہ کے مطابق ہے ٭

ایک خدا پرست منّاد نے جس کا دل سچائی اور راستی اور مشنری سرگرمی سے پُر تھا اپنی جماعت کو اطلاع دی کہ آج شام مشن کے لئے چندہ لیا جاویگا اور عرض کی کہ لوگ دریا دلی سے دیں۔ جماعت میں ایک خوش باش خود غرض آدمی تھا۔ اس نے شام کا وعظ شروع ہونے سے پہلے منّاد سے کہا تمہاری دو۔ دو اور لاؤ۔ لاؤ تو چرچ کو ہلاک کر ڈالیگی۔ تمہاری دو۔ دو کے روبرو کوئی کلیسیا ٹھہر نہیں سکتی۔ کیا تم اس کلیسیا کو ہلاک کرنا چاہتے ہو؟۔ وعظ کے ختم ہونے کے بعد منّاد نے کہا کہ صاحبو! وعظ سے پہلے زید نے مجھے کہا کہ اگر میں دو دو کہتا رہونگا تو کلیسیا ہلاک ہو جایگی لیکن میرے پیارے بھائیو۔ اس طرح کوئی کلیسیا نہیں مرتی۔ اگر خداوند کی راہ میں دینے سے کوئی کلیسیا موگئی ہو تو مجھے بتلا دو میں نہایت مشکور ہونگا میں اُس کلیسیا کی دیواروں پر چڑھ جاؤنگا اور روز روشن پکار پکار کر کہونگا کہ مبارک ہیں وہ مُردے جو خداوند میں سو گئے ہیں ٭

مسٹر گوپال شاستری کا بپتسمہ

اور

اخبار عام کا سفید جھوٹھہ

مسیحی مذہب کے شروع سے یہہ قاعدہ چلا آرہا ہے کہ مخالف ہمیشہ مسیحیوں اور خاصکر نو مریدوں کے برخلاف طرح طرح کی جھوٹی باتیں مشتہر کرتے رہے ہیں افسوس ہے کہ آج کل نہ صرف عام لوگوں بلکہ ہندو اور محمدی اخباروں نے بھی یہہ طریقہ اختیار کر لیا ہے۔

پچھلے پرچہ میں ہم ناسک (بمبئی) کے ایک مشہور شخص مسٹر گوپال شاستری ایم۔ اے کے مسیحی ہونے کی خبر دے چکے ہیں۔ کئی ہفتوں سے ہم شاستری صاحب کے مسیحی ہونے کی خبر مخالف اخباروں میں پڑھ رہے ہیں کہ جس میں اس بات کو پبلک پر ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ پادری صاحب نے دہوکھے سے ایک ایسے شخص کو جو ڈپٹی مجسٹریٹ کے عہدے پر رہ چکا ہے اور میونسپل کمیٹی کا ممبر اور ایم۔ اے ہے عیسائی کر لیا ہے۔ اخبار عام مورخہ ۴ ستمبر ۹۶ء میں "عیسائیوں کی ایک عجیب حرکت" کا عنوان دیکر اڈیٹر صاحب نے اس واقعہ کا تشریح کے ساتھہ ذکر کیا ہے جس کا ایک حصہ ہم یہاں نقل کرتے ہیں ۲۵۔ تاریخ کا ذکر ہے کہ چند ہندوستانی عیسائی دریا کے کنارے وعظ کر رہے تھے ان کا وعظ نامناسب تھا کیونکہ وہ مذہب اہل ہنود کو بُرا بھلا کہہ رہے تھے اور خاصکر برہمنوں کو گالیاں دے رہے تھے اور یہہ کہتے جاتے تھے کہ برہمن بدمعاش اور بدچلن ہوتے

ہیں مسٹر شاستری موجود تھے اُنہوں نے عیسائیوں کی تکذیب کی جس سے حاضرین بہت خوش ہوئے۔ ۲۰ تاریخ کو ایک یورپین پادری مسٹر شاستری کے مکان پر آیا اور ملاقات پیدا کی۔ تین چار دن کے بعد پھر آیا اور اُن کو اپنی گاڑی پر سوار کر کے ترمبک کی پہاڑی پر گوداوری کا منبع دکھانے کے لے گیا جبکہ گاڑی جنگل میں پہنچی جو تین میل کے فاصلہ پر ہے تو بڑے زور کی بارش شروع ہو گئی اور رات کے دو بجے تک برابر موسلا دھار مینہہ برستا رہا۔ ایک بجے صبح کے شاستری کو سخت بخار چڑھا ہوا تھا اور چونکہ سقف مکان ٹپکتی تھی اس لئے ان کو گرجا گھر میں لے گئے جب شاستری صاحب کو بخار سے افاقہ ہوا تو اُن کو اطلاع دی گئی کہ ان کو بپتسمہ مل گیا ہے اور وہ اندھیرے سے روشنی میں لائے گئے ہیں۔ یہہ خبر فوراً تمام شہر میں آگ کی طرح پھیل گئی ہزاروں ہندو لوگ وہاں جمع ہو گئے اور شاستری صاحب کو دریا کے کنارے لے گئے اُن کا سر مونڈا گیا اور رسم پرایسچت بجالائی گئی جس پر کہ کم سے کم دو سو روپیہ صرف آیا ہوگا"۔

اخبار عام کا یہہ نوٹ پڑھکر ہم نے ارادہ کیا تھا کہ اسکا صحیح صحیح حال دریافت کر کے پبلک کو آگاہ کیا جاوے۔ چنانچہ جب ہم اس حال کے دریافت کرنے کے لئے لکھنے کو ہی تھے کہ اتنے میں اخبار انڈین وِٹنس مورخہ ۵ ستمبر سنہ ۹۶ء ہمارے پاس پہنچا اور اُس میں ہم نے پادری ہیورنگ صاحب کی ایک چٹھی دیکھی کہ جو انہوں نے ۳۱ اگست کو ایڈیٹر مذکور کے پاس بھیجی تھی اُس میں وہ لکھتے ہیں "میں نے مسٹر شاستری کو بپتسمہ دیا ہے۔ میں کبھی مسٹر شاستری کے مکان پر ملاقات کے لئے نہیں گیا بلکہ پہلے اُنہوں نے مجھے چٹھی لکھی اور پھر خود میری ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ میں ان کو گاڑی میں سوار کر کے اپنے گھر پر نہیں لایا بدقسمتی سے میرے پاس کوئی گاڑی بھی موجود نہیں ہے۔ حقیقت یہہ ہے کہ مسٹر شاستری ناسک سے چلکر مجھے آپ ہی ملنے کے لئے آئے۔ یہہ سچ ہے کہ میرا بنگلہ ٹپکتا ہے مگر مسٹر شاستری اُس میں کبھی نہیں ٹھہرے۔ اُن کو پوشیدگی میں بپتسمہ نہیں دیا گیا بلکہ اتوار کی صبح کو معمولی بندگی کے وقت جبکہ دو سَو کے قریب آدمی جمع تھے بپتسمہ دیا گیا۔ یہہ بات بالکل سچ نہیں ہے کہ ہزاروں ہندو وہاں جمع ہو گئے "شاستری کا سر مونڈا گیا" رسم پرایسچت بجالائی گئی۔ بپتسمہ کے وقت سے ناسک کے ہندوؤں نے اس بات کی طرف توجہ نہیں کی ہاں کئی تعلیم یافتہ ہندو اُن کو ملنے کے لئے آئے اور وہ ملاقات کے لئے اُن کے مکان پر گئے۔ اغلب ہے کہ وہ مسیح کی سچائی کی روشنی پاکر ایسے مذہب کی وہمی۔ ناپائیدار باتوں اور اخلاقی تاریکی کی طرف پھر رجوع نہ لانا چاہیں گے کہ جس کی بابت وہ اس قدر عرصے سے واقف ہیں۔"

پادری صاحب کی چٹھی کے اس انتخاب کو پڑھکر ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ اخبار عام اور دیگر ہندو اور محمدی اخباروں نے اس معاملے کی نسبت بالکل جھوٹھ بولا ہے اور پبلک کو مسیحی مشنریوں کی طرف سے بدظن کرنے کے لئے یہہ بات گھڑلی ہے۔ اور یہہ کوئی نئی بات نہیں ہے ہر زمانے اور ہر ملک میں انجیل کی بشارت دینے والوں پر طرح طرح کے الزام لگائے گئے ہیں مگر ہم اپنے ہمعصروں کو یقین دلاتے ہیں کہ جس طرح گذشتہ زمانے کی تواریخ نے یہہ ظاہر کر دیا ہے کہ آخرکار مسیح ہی فتح پاتا ہے اسیطرح آجکل بھی مسیح ہی فتح پاویگا اور جھوٹھ ملمع کی طرح اوتر جاویگا۔ ہم نہیں جانتے کہ ہمارے ہندو اور محمدی ہمعصر تعصب کے سبب سے کہاں تک اندھے ہو جاتے ہیں کیا جب وہ اس خبر کو شایع کرنے لگے تھے یہہ نہیں جانتے تھے کہ کیا ممکن ہے کہ پادری صاحب ایک ایسے شخص کو جو بقول ہمارے ہمعصروں کے ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کئے ہوئے ہیں اور ڈپٹی مجسٹریٹ کے عہدے پر رہ چکے ہیں اور آجکل میونسپل کمیٹی کے ممبر ہیں دھوکھے سے مسیحی بنا سکتے؟ کیا وہ ننھا بچہ ہے کہ پادری صاحب نے مٹھائی کا لالچ دیکر جال میں پھنسا لیا؟ کیا پادری صاحب کو معلوم نہیں تھا کہ وہ تعلیم یافتہ شخص ہیں اور وہ ہو کہ ہی کی نالش کر کے ان کو سزا دلوا سکتے ہیں۔ ہم بڑا تعجب کرتے ہیں کہ کوئی عام سمجھ والا آدمی بھی ایسی لغویات کو قبول نہیں کرے گا مگر واہ رے تعصب! تیرے بس میں آکر عقلمند انسان کی عقل پر بھی پتھر پڑ جاتے ہیں۔

ہم اپنے ہمعصروں سے کہتے ہیں کہ مسٹر شاستری ابھی تک مسیحی ہیں اس لئے جو کچھ اُنہوں نے شاستری جی کی نسبت لکھا ہے وہ سب جھوٹھ ہے ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہمارے ہمعصروں میں اگر کچھ سچائی کا پاس ہے اور وہ درحقیقت پبلک کو دھوکھا دینا نہیں چاہتے تو اپنی اس غلط خبر کی تصحیح اپنے اپنے اخباروں میں شایع کر کے پبلک کو دھوکھے میں پڑنے سے بچا دیں گے۔

یہودیوں کی حدیث اور قرآن

متعلق جنوں اور دیوؤں کے

انکا بیان جو قرآن میں ہے بعینہ یہودیوں کی حدیث سے لیا گیا ہے یہودی بتلاتے تھے کہ یہہ تین باتوں میں انسان کے مانند ہیں اول کھاتے پیتے دوم جسمانی شہوت پوری کرتے ہیں سوم مرجاتے ہیں اور تین باتوں میں فرشتوں کے مانند ہیں اول پر رکھتے ہیں دوم دنیا کی ایکطرف سے دوسری طرف تک اُڑ سکتے ہیں سوم اگرچہ آیندہ کے حالات جانتے ہیں مگر خود دریافت نہیں کرسکتے بلکہ پردے کے پیچھے کان لگا کر سنتے ہیں کہ آسمان پر کیا ہو رہا ہے یہہ باتیں چگیگا ۶ میں پائی جاتی ہیں۔ قرآن میں ان ہی باتوں کا تفصیل کے ساتھ حال درج ہے دیکھو سورۂ جن۔ سورۂ تکویر ۲۴ سورۃ الملک ۵ سورۃ الحجر ۱۷ سورۃ الصافات ۷-۸-۹-۱۰ سورۃ البقرہ ۱۰۱ سورۃ الکہف ۴۸ اگر کوئی ان مقاموں کو دیکھے تو معلوم ہو جائیگا کہ محمد نے یہودیوں کے خیالات کو منظور کیا اور پھر حسب مرضی طول طویل طور پر جس طرح چاہا گھڑ لیا۔ اس بارہ میں قرآن میں کوئی نئی بات نہیں ہے جو کچھ یہودیوں سے لیا گیا ہے۔

مُراسلات

بقیہ

نیچ ذات

نمبر اول

سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۲۱ اگست ۱۸۹۶ء

"ہر ایک اچھا درخت اچھے پھل لاتا اور برا درخت برے پھل لاتا ہے۔ اچھا درخت برے پھل نہیں لاسکتا نہ برا درخت اچھے پھل لاسکتا" "پس اُن کے پھلوں سے تم اُنہیں پہچانوگے"

متی ۷ باب ۱۷۔ ۱۸۔ اور ۲۰ آیات

مذکورہ بالا الہامی عبارت میں ہمارے مبارک خداوند کا ایسا عالمگیر قاعدہ مشتمل ہے جو سب ملکوں۔ سب زمانوں کی قوموں پر حاوی ہے جسکا استثنا معدوم ہے۔ لہذا اس مظلوم قوم کی سوشیل حالت کی تبدیلی کا ذکر کہ یہہ قوم اس پوشیدہ مطلب و مقصد سے عیسائی مذہب کو قبول کرتے ہیں اور ڈر ہے کہ کریں گے بے وقت اور بے موقعہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بشر۔ کوئی خادم الدین اُن کی تبدیلی مذہب کے وقت اُن کے دل کی حالت سے واقف نہیں ہوسکتا۔ یہہ بھی واضح اور روشن ہے کہ خداوند کے قول سے ثابت ہے کہ گیہوں اور کڑوا دانہ قیامت کے دن تک برابر اکٹھے بڑہتے رہینگے۔ البتہ ہر ایک درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاویگا۔ گر تھوڑا سا غور و فکر تواریخ انگلستان پر خرچ کیا جاوے تو صاف طور سے ثابت ہو جاویگا کہ یہہ قوم سوشیل ترقی کے بہانہ سے عیسائی مذہب کو قبول کرتی ہے اور ڈر ہے کہ کریگی یہہ ہمارا ڈر ہی ڈر ہے جو عام انجیل بشارت کے قاعدہ سے تولد نہیں ہوتا۔ اگر انگلستان کی ہر طرح کی حالت۔ جسمانی روحانی عقلی۔ سوشیل کا مقابلہ جو گریگری اعظم (چھٹی صدی عیسوی میں) کے زمانہ میں تھی آجکل کی حالت کے ساتھہ کیا جاوے تو تفاوت کا اندازہ مشکل ہے بلکہ بے حد اور یہہ سب مسیحی مذہب کا پھل ہے اور یہہ ایک مشت نمونہ از خروارے ہے ✤

عیسائی مذہب کا خاصہ ہر قسم کی بہتری کی قبولیت اور نقص اور بدی کو ترک کرنا ہے سوشیل ریفارم کوئی استثنا نہیں ہے ✤

اے مبارک خداوند کے خادموں ہوشیاری اور بیداری اور محنت اور سرگرمی اور ایمان اُمید اور محبت کے ساتھہ ہر جگہہ ہر وقت ہر قوم میں انجیل کی خدمت کرو کہ یہی تمہارا فرض ہے اور یہی تمہارا خداوند تم سے طلب کرتا ہے اور بس۔ باقی اپنا کام وہ خود اپنی روح اقدس کے وسیلہ کریگا۔ جب مبارک خداوند کے کلمہ کا پیڑ کسی شخص۔ کسی قوم کے دل کی زمین میں جگہہ پکڑ لیتا ہے تو لامحالہ اُس پیڑ میں ہر قسم کی عمدہ اور بہتر تبدیلی کے پھل خود بخود نمودار ہوتے ہیں۔ سوشیل تبدیل مستثنیٰ نہیں ✤

مدراس۔ بمبئی۔ ممالک مغربی و شمالی میں جہاں سیکھوں سال سے اور بیشتر مشنری لوگ عرصہ دراز سے خداوند کی خدمت میں مصروف ہیں اور جہاں چوہڑے چماروں میں سے عیسائیوں کے لئے مدرسے اور کالج قایم ہو گئے ہیں وہاں ہر قسم کی تبدیلی خصوصاً سوشیل تبدیلی اظہر من الشمس ہے۔ ان میں سے بعض خادم الدین۔ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر۔ سیکنڈ ماسٹر۔ منشی۔ کپتی۔ سوداگر۔ کلارک وغیرہ عہدوں پر سرفراز ہیں۔ اگرچہ تھوڑے ہیں لیکن ہیں تو سہی اور یہہ سب کچھ مسیحی مذہب کے پیڑ کے عمدہ پھل ہیں۔ ایسے بھائیوں کا سوشیل سٹیٹس۔ (Social Status) کچھہ کم درجہ کا نہیں اور وے کس سوشیل سٹیٹس سے نکلکر سرفراز ہوئے ہیں سب پر آشکارا ہے۔ یہہ مسیحی مذہب کی تعلیم کا ثمرہ ہے ✤

پنجاب میں عموماً اور ہمارے علاقہ میں خصوصاً جہاں تھوڑے ہی عرصہ سے اس قوم میں خداوند کی زندگی بخش انجیل کا کام شروع ہوا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ہر قسم کی بہتر تبدیلی شروع ہوگئی ہے۔ ان کے کپڑوں میں تبدیلی۔ گھروں میں تبدیلی عقل میں تبدیلی۔ اطوار میں تبدیلی۔ اور بہت خوشی کی بات ہے کہ روحانی باتوں میں تبدیلی۔ اگرچہ یہہ بہتر تبدیلی تھوڑی اور کہیں کہیں نظر آتی ہے مگر ہے تو سہی۔ کون اس کو روکیگا؟ جو سد راہ ہونے کی سعی و کوشش کریگا ناکامیاب ہوگا۔

دوسرے سوال کے جواب کے آخر میں پھر تاکید سے لکھتا ہوں کہ اے صاحبان مختلف بشارتی مشن اس قوم کو ہمت دلاؤ۔ جراٴت دو۔ حوصلہ دو۔ ان کی روحانی تعلیم کے لئے۔ ان کی دُنیاوی تعلیم کے واسطے تجاویز سوچو اور ان پر عمل درآمد کرو۔ ان کا اُٹھانا تمہارے ذمہ ہے۔ تم نے ہندو مسلمانوں کے لئے بہت کچھ کیا ہے اور اچھا کیا ہے مگر ان غریبوں کے واسطے بھی کرو اور مجھے یقین ہے کہ خداوند تمہارے کام پر بڑی برکت بخشیگا۔ ان کی تعلیم سے ہرگز ہرگز غافل نہ رہو میں یہہ بھی کہے دیتا ہوں کہ اگر آپ صاحبان ان کی تعلیم سے جو ہر قسم کی بہتر تبدیلی کا باعث ہے غافل بیٹھیگے تو آپ کا ان لوگوں میں کام کرنا بے پھل رہیگا۔ تعلیم اشد ضروری ہے اگر آپ اس بوجھہ کو نہ اُٹھاویں گے ضرور کوئی اور اُٹھاویگا اور بہتر نتایج پاویگا۔ غرض ان کو جراٴت دینا لازمی ہے۔

سوال سوم

"Should Government be asked to give them grants of land and remove all disabilities which ancient custom has created."

"کیا گورنمنٹ سے استدعا ہونی چاہئے کہ اس قوم کی زمین وغیرہ سے امداد ہو اور کہ وہ تمام ناقابلیتیں جو پُرانی رسوم



سے پیدا ہو گئی ہیں دور کیجاویں جب میں نے جناب کے اس سوال کو پڑھا تو ایک ہی وقت ناامیدی و اداسی اور امید و خوشی میں پڑ گیا۔ دل کی اس عجیب حالت کا اظہار ذیل میں کرتا ہوں۔

ناامیدی و اداسی کا باعث یہہ ہے کہ یہہ مسئلہ فی الحال ایسا اہم۔ ایسا مشکل معلوم ہوتا ہے کہ اس کا حل غیر ممکن نظر آتا ہے کیونکہ گورنمنٹ کی پالیسی (Policy) کچھ اور ہی رنگ ڈھنگ کی ہے اور خداوند کے مذہب کی پالیسی کچھ اور ہے۔ گورنمنٹ کو کیا ضرورت۔ کیا محتاجی۔ کیا مطلب ہے کہ غریب عیسائیوں کو خصوصاً اُن کو جو اس مظلوم قوم سے نکل آئے۔ میں اراضی وغیرہ عطا فرماوے بھلا اگر یہہ جواب دیا جاوے کہ گورنمنٹ خواہشمند ہے کہ اس میں اس کا فائدہ متصور ہے کہ غیر آباد جنگل۔ رکھیں۔ ویران زمینیں آباد او مزروعہ ہو جاویں اور گورنمنٹ اور رعایا کو نفع حاصل ہو اور کہ جس حال گورنمنٹ ہندوؤں۔ مسلمانوں۔ سکھوں وغیرہ کو اراضی عطا کرتی ہے تو ضرور عیسائیوں کو ایسی امداد دینے سے دریغ نہ کریگی۔ تو فوراً یہہ سوال پیش آتا ہے کہ کون اس بیڑہ کو اُٹھاویگا۔ کون ایسے عطیہ کے حصول کی سعی و کوشش محنت و مشقت اخراجات و باربرداری کا ذمہ لیگا؟ ایک دو اشخاص کا یہہ کام نہیں کہ گورنمنٹ کو راضی کرنا مشکل ہے اور طوطی کی آواز کو نقارخانہ میں کون سنتا ہے

مجھ کو یاد ہے کہ بصد مشکل گورنمنٹ عالیہ نے عیسائیوں کی آبادی کے واسطے تین عطیے عنایت کئے تھے یعنی ایک رکھ سندال کا عطیہ بوساطت جناب بزرگ پادری رابرٹ کلارک صاحب سی۔ ایم۔ ایس اور اس عطیہ میں ہمارے بزرگ اصحاب مسٹر عبداللہ آتھم مرحوم۔ مسٹر جے۔ ای راؤ مرحوم۔ پادری داود سنگھ مرحوم اور مسٹر آئی۔ سی سنگھا ہیڈ ماسٹر کرسچن بوائز بورڈنگ سکول بٹالہ۔ ذمہ وار تھے۔ جو جو تکلیف و مصائب اخراجات و بردباری۔ رنج و فکر رکھ سندال کے تعلق میں ان صاحبان کو اُٹھانی پڑی انہیں کو معلوم ہیں اگر اس عطیہ کے آباد کرنے اور سنبھالنے اور درست استعمال میں جناب بزرگ پادری آر۔ بیٹمین صاحب خصوصاً اور سی۔ ایم۔ ایس جماعت عموماً سخت محنت اور سعی و کوشش اور خرچ اخراجات نہ کرتے اور خود جناب پادری آر۔ بیٹمین صاحب پہلے اور ہر دل عزیز مسٹر ایف۔ جے۔ نیوٹل صاحب بعد میں اُس رکھ پر جا کر بود و باش نہ کرتے اور تن من سے جان نثار نہ ہوتے تو نوآبادی بنام کلارک آباد جو اب نظر آتی ہے کبھی نہ ہوتی بلکہ مدت سے گورنمنٹ اُس کو واپس لے لیتی۔

سوال۔ کیا گورنمنٹ کی اس عطیہ میں اول و اصلی غرض نیز ذمہ وار اصحاب کا خاص مطلب و مدعا اس عطیہ کے حصول میں کلارک آباد میں کبھی پورا ہوا اور اب ہو رہا یا نہیں؟ اس سوال کا جواب کوئی باخبر تجربہ کار صاحب دیوے تو میں مشکور ہوں گا۔

دوسرا عطیہ اراضی رکھ گرے آباد بوساطت کرنل گرے صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر فیروزپور۔ بعد میں کمشنر قسمت دہلی۔ فی الحال ریٹائرڈ افسر Retired Officer بذمہ واری پادری جے۔ سی۔ بوس صاحب عنایت ہوا۔ یہہ عطیہ عالی جناب حضور نواب صاحب والئے ریاست بہاولپور کی طرف سے ہوا اور اُن کی ریاست میں واقع ہے۔ جو جو تکالیف و مصائب رنج و فکر۔ خرچ اخراجات و بردباری اس رکھ کے تعلق میں اُٹھانی پڑی وہ بوس صاحب کو معلوم ہوگی۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ صاحب موصوف کو رکھ مذکورہ یعنے گرے آباد فروخت کرنا پڑا اور اب وہ زمین غیر قوموں کے قبضہ میں بلکہ انہیں سے آباد ہے۔ لہذا کون اس مشکل کام کا ذمہ لیگا؟

تیسرا عطیہ گورنمنٹ کی طرف سے جناب بزرگ پادری ایم۔ ایم کارلٹن صاحب کو حاصل ہوا۔ یہہ عطیہ سنتوکھ ماجرا ضلع کرنال میں واقع ہے اور تعین میں اول ملا تھا۔ مگر اسکی حالت سے بھی عبرت کا سبق حاصل ہوتا ہے کہ دو چار ٹوٹے پھوٹے عیسائیوں کے سوا جو تھوڑے سے مواشی کو پالتے اور بصد مشکل زندگی بسر کرتے اور کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ دینی اور دنیوی ترقی کا نام و نشان نہیں۔ نہ کوئی اس کا گرجہ۔ نہ پاسٹر۔ ایسی بُری حالت سے عبرت کے سوا اور کیا حاصل ہوگا +

بھلا اگر چند اصحاب با اختیار و ذی عزت متمول نامور۔ گورنمنٹ کے نزدیک مستند اس کام کا ذمہ اٹھاویں اور گورنمنٹ سے عطیہ اراضی کو حاصل کریں۔ پھر خوف بلکہ دہشت آتی ہے کہ اگر اس عطیہ کا حال بھی کلارک آباد اور گرے آباد کا سا ہو جاوے تو شرم اس کا نتیجہ ہوگا کیا معنے کہ اس قوم میں تو کچھ بھی زور و طاقت۔ لیاقت و حوصلہ۔ جرات۔ و دلیری۔ سرمایہ و پونجی نہیں ہے۔ کون ان کو زمین مواشی۔ ہل۔ وغیرہ دیگا۔ کون ان کو کھانے پہننے کو دیگا؟ کون انکا بوجھ بلکہ ہر قسم کا ہر روز کا بوجھ اُٹھاویگا؟ +

امید و خوشی کا باعث یہہ ہے کہ میں نے خیال کیا کہ شاید ہمارے ہر دلعزیز اور دل چلا اڈیٹر صاحب نے اس اہم مسئلہ پر خوب غور و فکر کی ہوگی بلکہ اپنے دوستوں سے صلاح و مشورہ کرکے اس سوال کو اخبار میں شایع کیا ہوگا کہ وقت آپہنچا ہے کا ایک مشن جماعت نہیں بلکہ سب کے سب ملکر متفق ہو کر گورنمنٹ سے استدعا کریں کہ ایسے عطیے حاصل کریں اور کہ انگلستان امریکہ کے بورڈ آف فارن مشنز (Boards of Foreign Missions) کی توجہ بھی اس طرف مرغوب ہوئی ہوگی کہ اگر یہہ سب کے سب کمربستہ ہو کر گورنمنٹ سے اراضی حاصل کریں اور اس قوم کے عیسائیوں کی ہر طرح سے ہر قسم کی امداد کریں تو سب کچھ ہو جاویگا۔ ہم نے سنا ہے اور ہم نے پڑھا ہے کہ ڈاکٹر برنارڈو صاحب (Dr. Barnardo) نے غریبوں کو یتیموں کو۔ بیواؤں اور بیکسوں کو کیا کیا فائدے پہنچائے ہیں کہ ہزارہا اُن کے ذریعہ سے خستہ حال اور پست زندگی سے نکلکر مفید اور تاثیر بخش زندگی بسر کر رہے ہیں اور یہہ سب ڈاکٹر صاحب موصوف کی دعاؤں اور مسیحی ایمان اور دینداری

عیسائیوں کی دست درازا ور فراخ دلی اور فیاضی کا ثمرہ ہے؛

اگر یورپ اور امریکہ کے دیندار لوگ کمر بستہ ہو کر اس قوم کی ہر طرح کی سرفرازی کے لئے کھڑے ہو جائیں تو سب کچھ ہو سکتا ہے مگر اس اُمید وخوشی کے ساتھ ہی ساتھ یہہ سوال پیش آتا ہے کہ کیا ایسا کرنا مسیحی مذہب کی روح اور خاصہ کے مطابق ہوگا یا کیا یہہ ان لوگوں کو تبدیلی مذہب کے واسطے رشوت پیش کرنا نہ ہوگا؟ -

معزز اور عزیز صاحبو۔ گورنمنٹ سے استدعا کرنا کہ ان کو اراضی وغیرہ کی امداد حاصل ہو اور پرانی رسوم کی پیدا کی ہوئی ناقابلیتیں دور کی جاویں فی الحال بالکل بے فائدہ اور بے ثمرہ ہوگا۔ کسی کو تبدیلی مذہب کے واسطے رشوت دینا یا دلانا منع ہے۔ ان لوگوں کا ان دقتوں سے نکلنا اُن کے لئے نقصان کا باعث ہوگا۔ مثلاً اگر یہہ لوگ زمینداروں کا کام اور بیگار نہ کریں تو کہاں سے کھائینگے۔ ان کا بُرا حال ہے! خداوند ان کی مدد کرے -

جو ہمارا فرض ہے ہم وہی کرتے جائیں باقی خداوند سب کچھ وقت پر درست کرے گا۔ تعلیم دو۔ اس قوم کو روحانی اور دنیاوی تعلیم دو کہ یہہ ہمارا فرض ہے +

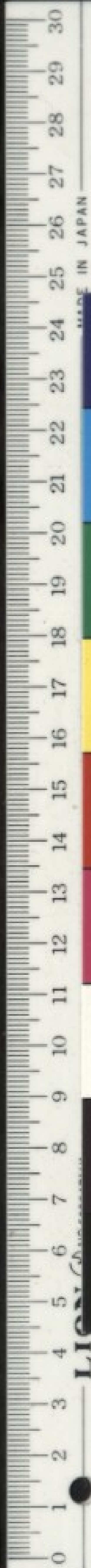
اوپل از روبڑ

نئی پیدائش کا ذکر

افسوس ہے کہ ہمارے بھائیوں کے خانۂ عقل میں کیسا نقط آگیا ہے۔ کہ خداوند مسیح کے حواریوں پر بے فائدہ طعن کرتے ہیں کہ وہ رسول نہیں ہیں کیونکہ اُنہوں نے معجزے نہیں کئے اور اُن میں چہار شرائط جو رسول و پیغمبر کی ہونی واجب ہیں پائی نہیں جاتیں جس پر اخبار نور افشاں مطبوعہ ۱۰ جولائی ۹۶ء میں جواب دیا گیا۔ الا افسوس ہے کہ محمد صاحب کو کہ جنہوں نے قطعاً معجزے نہیں کئے اور قرآن میں صاف صاف انکار کیا ہے بلکہ قرآن میں محمد صاحب کا معجزہ کہیں نام و نشان کو بھی درج نہیں ہے اُن کو پیغمبر مانے ہوئے ہیں۔ اور قرآن کو جو صریحاً تبدیل شدہ ہے یہاں تک کہ اُس کی چوتھائی بھی تبدیل سے ساقط نہیں ہے ہی کلام اللہ مان رہے ہیں۔ حالانکہ اہل شیعہ و سُنی قرآن محرف ہونے پر بضد ہیں اور جداگانہ در بارہ محرف شدن قرآن باہم جھگڑ رہے ہیں۔ سو بڑی عجیب بات ہے کہ یہہ لوگ دیدہ و دانستہ بھاری غلطی میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور جان بوجھ کر آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔ پس خدا کا شکر وہ دن جلد لاوے کہ محمدی لوگ اندھیرے سے روشنی میں آکر خداوند مسیح پر ایمان لا کر یوحنا ۳ باب ۵ آیت پر غور کر کے خدا کے گھر میں بتوسل خداوند مسیح از سر نو جنم پاویں۔ چنانچہ یوحنا کی ۳ باب ۳ آیت پر غور کرنے سے خاص موضوع (از سر نو پیدا ہونا) نکلتا ہے جس پر چہار باتیں قابل دریافت ہیں جن کی تقسیم حسب ذیل ہے۔ ۱۔ از سر نو پیدا ہونا کیا ہے ۲۔ کیسے از سر نو پیدا ہو سکتے ہیں۔ ۳۔ کیوں از سر نو پیدا ہونے کی ضرورت ہے۔ ۴۔ نئی پیدائش کے نشان کیا کیا ہیں۔ چنانچہ

اول۔ یعنے از سر نو پیدا ہونا کیا ہے۔ یہہ ایک قسم کا صریحاً معجزہ ہے کہ جس سے ہم خدا کے گھر میں جنم پاتے ہیں اور اسی سے نئی زندگی مراد ہے۔ کیونکہ اس سے زندگی کی نئی طور ہو کر نئی خواہشیں پیدا ہو کر ایک نئی ہی رفتار روح میں آجاتی ہے۔ اور برعکس اس کے خصوصاً پرانے و کہنہ عادات اور ہر قسم کے بد اعمال دفعتاً دور دفع ہو کر بجائے اُس کے سچی توبہ انسان کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اُس وقت انسان کے دل میں خدا کی محبت کا شعلہ چمکتا۔ اور اُسے معلوم ہو جاتا ہے کہ اوہو یہہ دُنیا تو بالکل ناپائدار چند روزہ ہے سو وہ نفرتی ہو جاتا ہے۔ شک نہیں کہ یہ سر نو پیدائش ہر قسم کے گناہوں سے جو خدا کے برخلاف ہیں اُن سے انسان کو یکلخت نگ مند و شرمسار کر دیتی ہے۔ یہانتک کہ انسان اپنے گناہوں کو جانچتا اور اُن پر افسوس کھا کر شرمسار ہوتا اور رونے لگتا ہے اور خدا کی حضور نور علی نور میں بحالت شرمساری سچے دل سے پکارتا ہے کہ اے رحیم خدا مجھ گنہگار پر مسیح کے طفیل سے رحم کر کے گناہوں سے بچا اور مجھے طاقت دے کہ میں تیرے احکام کو دل و جان سے مانوں۔ اور تجھے ہر وقت اپنے ساتھ حاضر و ناظر جانوں حتی کہ اُس کی فریاد لیل و نہار خدا کے حضور پر نور میں ایسے ہی ہو جاتی ہے۔ اہا یہہ حالت اُس انسان کی کیسی عمدہ ہے ناممکن ہے کہ اس حالت والا انسان خدا کی مرضی کے برخلاف چل سکے۔ ہاں ضرور ہے کہ اس حالت میں اُس انسان کی فریاد خدا کے حضور میں سماعت میں آکر عبرانیوں کی ۱۲/۲ آیت بموجب (کہ مسیح ایمان کا شروع اور کامل کرنیوالا ہے) اُس کا ایمان پختہ کیا جا کر اُس کو نعمتہائے ذیل۔ (۱) سابقہ گناہوں کی معافی (۲) خدا کی رضامندی (۳) باطنی زندگی و خدا کی محبت (۴) آیندہ کے لئے شیطان کی غلامی سے رہائی (۵) ابدی نیک بختی اور جلال کی خصوصیت کی اُمید اُس کا لیت کی عوضانہ میں عطا ہوتی ہیں۔ سبحان اللہ و بحمدہ کہ یہہ نئی پیدائش یعنے خداوند مسیح کے کفارہ پر سچے دل سے ایمان لانا بموجب استثنا کی ۳۰ : ۶ کے گویا سچ مچ دل کا ختنہ کرانا ہے نہ کہ وہ ختنہ جو ہمارے محمدی لوگ کرتے ہیں اور مختون ہو کر پھر خدا کے برخلاف چلتے ہیں یعنے زناکاری اور شہوت میں ایسے دب جاتے ہیں کہ جسکا ذکر کرنا بعید از عقل ہے۔ اس لئے میری عقل میں نامختون رہکر اگر محمدی لوگ خداوند مسیح پر سچے دل سے ایمان لا کر نئی پیدائش کو حاصل کریں تو کیا ہی مبارک ہیں۔ اور جو ختنہ کے وقت بیفائدہ اور بلا سود خرچ کرتے ہیں اور ساتھ اُس کے کئی روز تک جسمانی تکلیف بھی جھیلتے ہیں اگر بمقابلہ خرچ اور تکلیف کے اُس خرچ کی عوض بیبل کو خرید کر کے پڑھیں اور خداوند مسیح پر ایمان لا کر خداوند کے لئے لعن و طعن اُٹھا کر قربت خدا حاصل کریں تو فبہا وجزاک اللہ ورنہ سراسر جہالت کے دریا میں غریق ہوئے ہوئے سیدھے جہنم کو جا رہے ہیں۔ سمجھیں۔

دوئم۔ کس طرح سر نو پیدا ہو سکتا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ بچہ شکم مادر میں کیسے وجود پکڑتا ہے۔ ایسے ہی یہہ بھی ایک گہری بات ہے کہ گنہگار کا دل کیسے نیا ہو جاتا ہے اور کہ کیسے انسان میں نئی روح کی تاثیرات پیدا ہو جاتی ہیں۔ تاہم اتنا تو ظاہر ہے کہ ایمان دلی



کے ساتھ روح اور پانی سے ہم مسیح کے نام پر جنم پاتے ہیں یعنے جب خداوند مسیح پر ہم دلی ایمان لاتے ہیں۔ اور جب ہمارے اندر کی ساری چیزیں مسیح کے ساتھ مصلوب ہو کر بجائے اُن کے نئی چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں تب ایک نیا دل خدا کی سکونت کے لایق ہو جاتا ہے دیکھو فلسیوں ۳ باب ۱۰ +

سویم۔ کیوں سرِ نو پیدا ہونے کی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ اگر ہم نے سرِ نو پیدایش پائی تو ہم خدا کی بادشاہت کو دیکھیں گے اور اس میں دخل پاویں گے اور اس کے وارث بھی ہوں گے۔ نہ کہ محمدیوں کے بہشت کی طرح بہشت میں جا کر خوبصورت حوروں کو جو پودوں کی طرح وہاں اوگی ہونگی خوبصورت دیکھکر شہوت سے بھرپور ہو کر جو دل کو اچھی لگیگی جھٹ اوکھیڑ کر اُس سے بغلگیر ہو کر دل کی ہوس بجھاویں گے ۔ اور پھر اُس حور کی جگہہ اُس سے عمدہ حور کا شگوفہ نکل آویگا اور شرابیں اوڑینگی۔ ہائے افسوس ایسے بہشت کے ماننے والوں پر اور نیز اُس کلام کو کہ جس میں ایسے ویسے واہی تباہی ذکر درج ہیں ماننے والوں پر۔ خدا ایسے اندھی عقل والوں کو ہدایت کرے۔ چنانچہ بیبل میں یوحنا ۳ باب ۵ پر اگر محمدی لوگ غور کریں تو یہہ کیا خوشی بخش مضمون ہے کہ جس سے بھی دیندار آدمی کے دل میں آغاز پکڑتی اور ساری خوشیوں کی خبر انسان کے دل میں قایم ہو جاتی ہے۔ اس لئے ضرور ہے کہ جیسے جسمانی استحقاق سے والدین کے مال و متاع کے لڑکے بالے وارث ہوتے ہیں ایسے ہی جو خداوند مسیح پر سچے دل سے ایمان لاتے ہیں اُن کو روحانی چیزوں کی وراثت خدا سے از سرِ نو پیدا ہو کر ملتی ہے اور روح سے پیدا ہو کر روح کے طور پر چلتے ہیں دیکھو رومیوں ۸ باب ۴ تا کہ خدا کی روح کے ساتھ ایک ہو جاویں دیکھو اقرنتیوں ۶ باب ۱۷ تا کہ خدا کی طبیعت میں شریک ہو جاویں دیکھو ۲ پطرس ۱ باب ۴ تا کہ ہم اُس کی مخلوقوں میں پہلا پھل ٹھہریں دیکھو یعقوب کے خط کا ۱ باب ۱۸

چہارم۔ نئی پیدایش کے نشان و علامتیں کیا ہیں۔ نو پیدا شدہ انسان۔ گناہ نہیں کرتا۔ بلکہ خدا کی محبت میں مگہن رہتا ہے اور نہ وہ دنیاوی چیزوں کو محبت کرتا ہے۔ بلکہ وہ راستباز ہو جاتا ہے دیکھو ا یوحنا ۳ باب ۷ وہ دنیا پر غالب آتا ہے کیونکہ وہ روح کی برکتوں کو معلوم کرتا ہے۔ پس جس نے نئی پیدایش پائی وہ مثل نو پیدا شدہ بچوں کی ہیں۔ جیسے ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) جیسے بچہ پیدا ہونے سے اندھیرے اور قید سے جسمانی زندگی کی روشنی میں آ جاتا ہے۔ ایسے ہی یہہ نو پیدا شدہ گویا شیطان کی غلامی سے رہائی پاتا ہے +

(۲) جیسے بچوں کی پیدایش سے پہلے خدا دودہ مہیا کرتا ہے ایسے نو پیدا شدہ بچوں کے لئے دودہ کی جگہہ کلام الہی یعنے بیبل موجود ہے +

(۳) جیسے بچوں کی زبان سے پہلے ماں ماں اور ابا۔ ابا نکلا کرتا ہے ایسے ہی جس نے نئی پیدایش پائی وہ پہلے پہل خدا خدا اور آسمانی باپ پکارتا ہے +

(۴) جیسے بچے جب ان کو دودہ نہ ملے تو روتے ہیں ایسے ہی نو پیدا شدہ بچے اگر کسی وجہہ سے کلام سے جُدا ہو جاویں تو آسودہ نہیں رہ سکتے +

(۵) بچوں کو اکثر ان کے والدین اور اور لوگ پیار کرتے ہیں ایسے نو پیدا شدہ بچے خدا باپ اور انسان کے نزدیک عزیز ہوتے ہیں +

(۶) جیسے بچوں کے ہاتھ پاؤں کی حرکتیں اور انکی صورت کیسی خوشنما معلوم ہوتی ہے ایسے ہی نو پیدا شدہ بچوں کی بول چال۔ رفتار۔ خصلت۔ اچھی معلوم ہوتی ہے +

(۷) جیسے بچوں کا مزاج سادہ مرادہ ہوتا ہے۔ ایسے ہی نو پیدا شدہ کا مزاج سادہ اور بے عیب ہوتا ہے۔

حاصل کلام۔ یہہ کہ سوائے خداوند مسیح کے گنہگاروں کا کسی طرح چھٹکارا نہیں ہے گو وید پیغمبران اور قرآن و پران و شاستر و وید میں خدا کی قربت کے لئے کچھ پتہ نہیں چلتا۔ اس لئے واجب ہے کہ بیبل پر لوگ غور کریں اور خداوند مسیح پر جو سب کے لئے کفارہ ہوا ایمان لا کر نجات ابدی اور خوشی سرمدی کو حاصل کریں۔ جیسے کہ کمترین نے سب کچھ ہیچ و ناچیز جانکر خداوند مسیح کو مان کر یہہ غزل وردِ زبان کی ہے۔

غزل

عجب کیا ہے اگر ہو دم فراموش + کریں گے پر نہ تجھکو ہم فراموش
ہوا محوِ محبت جیسے یہہ دل + ہیں اپنی جسم و جان سے ہم فراموش
نکل جائیگا دم اپنا اسی دم + کریں جب تجھکو اے عیسیٰ فراموش
تمہارے درد نے کھو دئے درد + تیرے غم نے کیا سب غم فراموش
تمہاری یاد میں رہتا ہوں دن رات + یہہ غم ہوتا ہے مجھسے کب فراموش
دمِ آخر تلک مسیح احسان تمہارا + نہیں کرتے بنی آدم فراموش
ہوئی جیسے سخاوت عام تیری + زمانے نے کیا سب کو فراموش
محبت آپکی کیوں کر یہہ سعید + کرےکے میرے مسیحا اب فراموش

راقم

کمترین سعید الدین از مشن لودیانہ

دیانندی آریوں کا نئی مَے کو پورانی مشکوں میں بھرنیکی کوشش کرنا

ہم نے بتلا دیا ہے کہ دیانندی آریا ویدوں کو ایشور رچت مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سرشٹی کے شروع میں ایشور نے چار شخصوں یعنے اگنی۔ وایو۔ سورج۔ اور انگرہ کے وسیلے دنیا پر ظاہر کئے۔ مگر افسوس ہے کہ ان دونوں باتوں کا کافی ثبوت نہ تو پنڈت دیانند اور نہ ہی اُس کے کسی لایق چیلے نے اب تک پیش کیا ہے بلکہ ویدوں کے علاوہ دیگر ہند و کتابوں اور ویدوں کے اپنے مضمون سے ثابت ہوتا ہے

کہ وید نہ تو ایشور رچت ہیں اور نہ ہی دنیا کے شروع میں چار شخصوں پر نازل کئے گئے +

جب ہم کسی کتاب کی اصلیت یا الہامی ہونے کی دلایل پیش کیا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنا دعویٰ دو طرح کی دلایل سے ثابت کرنا ضروری ہے یعنے ظاہری اور باطنی دلیلوں سے مسیحی لوگ جب بیبل کی اصلیت یا اُسکے الہامی ہونے کو ثابت کرتے ہیں تو ان دو قسم کی دلیلوں سے ثابت کرتے ہیں چنانچہ ان دو قسم کی دلیلوں سے وید و نکا نہ تو ایشور رچت ہونا ثابت ہوتا ہے اور نہ یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دُنیا کے شروع میں چار شخصوں کو بتلائے گئے +

ہم اپنے ناظرین کی آگاہی کے لئے آج صرف ظاہری اور باطنی دلائل سے دکھلاوینگے کہ کس طرح سے ویدان دونوں قسم کی دلیلوں سے پرکھے جاکر دیانندیوں کے دعوے سے گرجاتے ہیں +

(۱) ظاہری دلیل

ڈاکٹر جان میور صاحب نے اس قسم کے بہت سے حوالے کہ جن میں اصلی زبان سنسکرت معہ انگریزی ترجمے کے موجود ہیں جمع کر کے شایع کئے ہیں کہ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔

(۱) ہندوؤں کی مقدس کتابوں میں ویدوں کی اصلیت کی نسبت بہت سی مختلف باتیں پائی جاتی ہیں کہ جو ایک دوسرے کے برخلاف ہیں جن میں سے چند ہم نمونہ کے طور پر ہدیہ ناظرین کرتے ہیں +

(۱) وید پرش کی بھینٹ والی قربانی سے نکلے ہیں۔ (رگوید کی پرش سکت ۱۰: ۹۰) +

(۲) ویدوں کو سکمب سے اُکھاڑا گیا کیونکہ وید اُس کے بال اور منہہ تھے (اتھرن وید ۱۰: ۷ و ۲۰)

(۳) وید اندر سے نکلے اور وہ اُن سے نکلا۔ (اتھرن وید ۱۳: ۴ و ۳۸)

(۴) وید کال (زمانہ) سے پیدا ہوئے ہیں۔ (اتھرن وید ۱۹: ۵۴ و ۳)

(۵) وید قربانیوں کے بقیے سے نکلے ہیں۔ (اتھرن وید ۱۱: ۷ و ۲۴)

(۶) وید اگنی۔ وایو اور سورج سے پیدا ہوئے ہیں (چاندوگ اپنشد) +

(۷) وید پرماتما کے دم ہیں (ست پتہ برہمن ۱۴: ۵ و ۱۰۴)

(۸) رشیوں نے ویدوں کو سمندر سے باہر نکالا (ست پتہ برہمن ۷: ۵ و ۲ و ۵۲) +

(۹) وید پرجاپتی کی داڑھی کے بال ہیں (تیتریا برہمن ۳: ۳۹ و ۱)

(۱۰) واک ویدوں کی ماں ہے (تیتریا برہمن ۲: ۸ و ۵) +

(۱۱) وید برہما کے مُنہہ سے نکلے ہیں (بھاگوت پران ۳: ۱۲ و ۳۴ و ۳۷) +

(۱۲) وید گایتری سے پیدا ہوئے ہیں (ہری وِنسا ۱۲: ۱۱) +

(۱۳) سرستی ویدوں کی ماں تھی (مہابھارت شانتی پرب شلوک ۱۲۹۲۰) +

(۱۴) وید وشنو ہیں (وشنو پران ۳: ۳ و ۱۹)

ان ساری باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ جب ہندو شاستروں اور گرنتھوں کے مصنف خود ہی ایک دوسرے کے مخالف لکھ رہے ہیں۔ جو آجکل کی نسبت ویدوں کی تصنیف کے زمانے کے زیادہ قریب تھے تو پھر پنڈت دیانند کا ان سب خیالوں کو بلا دلیل کے اُلٹا دینا اور ایک نئی دلیل کو بلا وجہہ معقول پیش کرنا اعلیٰ درجہ کی حماقت اور نادانی کا ثبوت نہیں تو اور کیا ہے؟ +

(۲) نہ صرف ہندوؤں کی مقدس کتابوں سے ہی یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وید سرشٹی کے آدمیں پنڈت دیانند کے کہنے کے مطابق چار شخصوں کو نہیں دئے گئے بلکہ ویدوں کے منتروں کے اور پران کے بنانے والوں کے نام بھی پائے جاتے ہیں اور اکثروں کے باپ کا نام بھی موجود ہے۔ اور یہہ نام اتنے ہی قدیم سے ہیں کہ جتنے قدیم سے وید موجود ہیں بعد میں جب ویدوں کے ازلی ہونے کا دعویٰ کیا گیا تو ان ناموں کی نسبت یہہ دلیل گھڑلی گئی کہ یہہ صرف وہ رشی ہیں کہ جن کو برہما نے منتر بتلائے تھے مگر اس کا کچھ ثبوت نہیں ہے۔ منتروں کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ رشیوں نے خود اُن کے مصنف ہونے کا دعویٰ کیا ہے مثال کے طور پر ہم یہاں چند منتر پیش کرتے ہیں۔

(۱) کنواس تجھ سے دعا مانگتے ہیں۔ تو ان کی مناجاتوں کو اچھی طرح سے سن۔ (رگوید منڈل ۸۔ سوکت ۷ منتر)۔

(۲) اسی طرح اے اندر گھوڑوں کے جوتنے والے گوتموں کو اپنے لئے اچھے گیت بنانے دے (رگوید منڈل ۴ سوکت ۱۶ منتر)

(۳) اے ستولنس گرت سا مداس نے یہہ گیت تمہارے لئے بنایا ہے (رگوید منڈل ۲ سوکت ۱۹ منتر)

(۴) نودھانے جو گوتم کی اولاد میں سے ہے یہہ نیا گیت اے اندر تمہارے لئے بنایا ہے (رگوید منڈل ۱ سوکت ۶۲ منتر ۱۳)

ڈاکٹر میور صاحب کے اس قسم کے ۵۰ اقتباسوں میں سے ہمنے بخوف طوالت صرف یہہ چند منتر ہی پیش کئے ہیں جن سے یہہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ ویدوں کو رشیوں نے خود تصنیف کیا اور وہ خود اُس کے مصنف ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ایشور کی طرف سے ان کو ظاہر کرنے کا خیال بھی نہیں آیا۔ مصرع ۔ پیراں نمے پرند مریداں مے پرانند۔

پنڈت دیانند کا دعویٰ ویدوں کی ازلیت کی نسبت ایک اور دلیل سے رد کیا جا سکتا ہے۔ ویدوں میں کئی ایسے منتر بھی پائے جاتے ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ رشیوں کا خیال تھا کہ اگر دیوتاؤں کی تعریف نئے گیتوں سے کی جاوے

تو بہ نسبت اس کے کہ پرانے گیتوں سے کی جاوے زیادہ خوش ہوں گے اس واسطے وقت بوقت نئے منتر گھڑکر اپنے دیوتاؤں کی تعریف کرتے تھے۔ ڈاکٹر میور صاحب نے اس قسم کے ۵۲ حوالے دئے ہیں مگر ہم صرف ایک ہی پر کفایت کرتے ہیں۔ "ہمارے سب سے نئے گیت سے جلال پاکر تو ہمکو دولت خوراک اور اولاد دے" رگوید اشٹل ۲ اسوکت ۱۱ منتر

(۲) باطنی دلیل

فرض کرو کہ کوئی کاغذ ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے جس کی نسبت دعویٰ کیا گیا ہو کہ وہ آج سے پانچ یا چھ صدی پیشتر لکھا گیا ہو۔ ہم کئی طریقوں سے اُس کی قدامت کا اندازہ کر سکتے ہیں مثلاً اگر اُس میں ایسے مشہور مشہور شخصوں اور اُن کے زمانے کے دیگر شخصوں کا ذکر پایا جاوے کہ جنکو پچاس یا ساٹھ برس کا عرصہ گذرا ہو کہ وہ موجود تھے تو یہ دعویٰ کہ وہ کاغذ اُس زمانے سے پہلے لکھا گیا جھوٹھا ہو۔ اگر یہ عذر کیا جاوے کہ اُن ناموں کے شخص پہلے زمانے میں بھی موجود تھے یا اُن کے ذکر بطور پیش گوئی کے کئے گئے تو کون ایسا عقل کا اندھا ہو کہ ایسے عذر کو قبول کرے گا چنانچہ ویدوں کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہو کہ اُن میں بہت سے ایسے اشخاص کے نام پائے جاتے ہیں کہ جو نسبتاً کم عرصہ ہوا کہ موجود تھے۔

رگوید میں جو سب سے قدیم سمجھا جاتا ہو ایسے کئی منتر پائے جاتے ہیں کہ جن پر خیال کر کے ہم اُن کے متعلق سارے حالات سے واقف ہو کر جان سکتے ہیں کہ ان گیتوں کے تصنیف کرنے کی ضرورت کیوں پڑی بلکہ اس سے بڑھکر بعضوں میں اُن مقامات کے نام تک موجود ہیں کہ جہاں وہ تصنیف کئے گئے مثلاً انڈس جو بڑا دریا ہو۔ گنگا کا ذکر دو دفعہ کیا گیا ہو سرستی جو مشرقی حد تھی +

بعض گیتوں سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہو کہ آریا قوم ارد گرد کے دشمنوں کے ساتھ جنگ میں مشغول تھی اور آہستہ آہستہ مشرق اور جنوب کی طرف بڑھتی جاتی تھی اور کثرت کے ساتھ ایسی دعائیں پائی جاتی ہیں کہ جن میں حفاظت اور فتح مندی کے لئے دعا مانگی گئی ہو +

آیندہ ہفتہ ہم انشاءاللہ ظاہر کرینگے کہ وید کب تصنیف کئے گئے +

بقیہ

افشائے راز محمدی

دفعہ ۳ محمد صاحب کسی کا وکیل مقرر نہیں ہوا۔

سورہ انعام ۸-۶۶- وکذب بہ قومک و ھو الحق ہ قل لست علیکم بوکیل۔

ترجمہ اور جھٹلایا اُس کو قوم تیری نے اور وہ سچ ہو کہہ نہیں میں اوپر تمہارے وکیل۔

یونس ۱۱-۱۰۸- قل یایھا الناس قد جاء کم الحق من ربکم فمن اھتدی فانما یھتدی لنفسہ ج ومن ضل فانما یضل علیھا وما انا علیکم بوکیل ط

ترجمہ - کہہ اے لوگو آیا تمہارے پاس حق پروردگار تمہارے سے پس جس نے راہ پائی پس سوائے اس کے نہیں کہ راہ پاتا ہو واسطے جان اپنی کے اور جو کوئی گمراہ ہوا پس سوائے اس کے نہیں کہ گمراہ ہوتا ہو اوپر اُس کے اور نہیں ہیں اوپر تمہارے وکیل۔

سورہ بنی اسرائیل ۶ رکوع ۵۶- ربکم اعلم بکم ان یشأ یرحمکم او ان یشأ یعذبکم وما ارسلنک علیھم وکیلا ؏

ترجمہ پروردگار تمہارا خوب جانتا ہو تمکو اگر چاہے رحم کرے تمکو یا اگر چاہے عذاب کرے تمکو اور نہیں بھیجا ہمنے تمکو اوپر اُن کے وکیل ؏

ناظرین یہاں پر وکالت کے معنے حرف درمیانی کے دئے گئے ہیں اس لئے کہ نبی خدا اور بندوں کے بیچ میں درمیانی ہو کر اپنے کام کو کرتے تھے۔ ورنہ ان کی بھی محمد صاحب کی طرح ضرورت نہ ہوتی +

دفعہ ۴ محمد صاحب امت کے نگہبان نہیں ہیں - یا محمد صاحب کا عہدہ نگہبانی کا نہیں تھا +

سورہ انعام ۱۳-۱۰۴ قد جاءکم بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسہ ج ومن عمی فعلیھا و ما انا علیکم بحفیظ -

ترجمہ - تحقیق آئیں ہیں تمہارے پاس دلیلیں پروردگار تمہارے سے پس جسنے دیکھ لیا پس واسطے جان اپنی کے اور جو کہ اندھا ہوا پس اوپر جان اُس کی کے اور نہیں میں اوپر تمہارے نگہبان +

دفعہ ۵ - محمد صاحب کسی گمراہ کے ہادی مقرر نہیں ہوئے +

دیکھو سورہ نمل ۶-۳-۸- وما انت بھدی العمی عن ضللتھم -

ترجمہ اور نہیں تو راہ دکھانے والا اندھوں کو گمراہی ان کی سے ؏

یہہ بات تو صاحبان جو ہاتھ دکھاگئے طالبان حق کو ہی معلوم ہوگا پر جو تعصب سے اندھے ہو رہے ہیں ان کو روشنی سے کیا مطلب ؟ -

دفعہ ۶ - محمد صاحب بتک شفاعت کے عہدے پر مقرر نہیں ہوئے +

سورہ بقر - واتقوا یوما لا تجزی نفس عن نفس شیئا ولا یقبل منھا عدل ولا تنفعھا شفاعۃ ولا ھم ینصرون +

ترجمہ اور ڈرو اُس دن سے کہ نہ کفایت کرے گا کوئی جی کسی جی کی کچھہ اور نہ قبول کیا جاوے گا اُس سے بدلہ اور نہ فائدہ دیگی شفاعت اور نہ وہ مدد دئے جاوینگے -

اس آیت میں شفاعت کا انکار اس طور سے ہو گنہگار تو شفاعت سے فائدہ نہ اُٹھا سکینگے اور نیکوں کو شفاعت ؛

شفیع کی ضرورت نہ ہوگی۔ پس آپ ہی انکار ہوگیا؟

سورہ بقر۔ یا ایہا الذین امنوا انفقوا مما رزقنکم من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیہ ولا خلۃ ولا شفاعۃ ط والکفرین ہم الظالمون۔

ترجمہ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ کرو اُس چیز سے کہ دیا ہے تمکو پہلے اس سے کہ آوے وہ دن کہ نہیں خرید و فروخت بیچ اُس کے اور نہیں دوستی اور نہ سفارش اور کافر وہی ہیں ظالم۔

اس آیت میں اس دن سے مراد قیامت ہے +

اور خطاب مسلمانوں سے ہے +

قیامت کا دن ذیل کی باتوں سے بری ہے +

قیامت میں خرید و فروخت نہ ہوگی۔

قیامت میں دوستی نہ ہوگی۔ یعنے کوئی کسی کے لئے کچھ نہ کر سکیگا +

قیامت میں شفاعت نہ ہوگی۔ اگر ان تینوں باتوں میں سے ایک کے ہونے کی تعلیم کسی دوسری جگہہ میں ہوگی تو یہہ آیت اور مقابل کی آیت دونوں غلط ہونگی۔ اب مسلمان جان گئے ہونگے کہ شفاعت کا مطلق انکار ہے۔ اگر کوئی صاحب اس آیت کو دیکھ کر بھی آنکھیں بند کرے تو اپنی جان کا خود جواب دہ ہوگا۔ باقی آیندہ

مشن کی ملازمت پر مکالمہ

واعظ۔ آیئے خان صاحب تسلیم۔ کہیے خیر و عافیت ہے۔

خانصاحب۔ سب طرح خیریت ہے۔ زمانہ کا حال کچھہ دگرگوں سا نظر آتا ہے +

واعظ۔ وہ کیسے؟

خانصاحب۔ آپ نے نورافشاں دیکھا۔ ہم تو دنیا داروں کو روتے تھے سو ہاں خدا کے بندوں کا بُرا حال ہے۔ وہ بھی دنیا کے بندے ہو رہے ہیں +

واعظ۔ کیوں کیا ہوا۔ اُس میں کیا لکھا ہے +

خانصاحب۔ مشن کی ملازمت پر زید بکر کی گفتگو پڑہیے +

واعظ۔ (پڑہکر) قاضی جی دُبلے کیوں۔ شہر کے اندیشے سے اپنی بلا سے۔ ایسے لوگ بکا ہی کرتے ہیں۔ ان کا مطلب تو یہہ ہے کہ ہم کھائیں پئیں کچھہ نہ۔ ٹکڑے مانگ لیا کریں۔ اور مشن کا کام کر چھوڑا کریں۔ اور یہہ تو ہم سے ہونے سے رہا +

خانصاحب۔ بس آپ بھی تو اُسی فہرست کے بندے ہیں تو کہیں آپ ہی کے واسطے تو نہیں لکھا گیا +

واعظ۔ جو ہمارے لئے لکھا ہو تو کیا ڈر ہے۔ ایک نورافشاں چھوڑ بیسیوں بکواس کریں۔ ہم تو اپنے چالیس لئے جائینگے +

خانصاحب۔ بحث چالیس سے تو نہیں۔ بحث ہے لالچ پر اور کام نہ کرنے۔

واعظ۔ لالچ کے کیا معنے۔ بھوکھے رہکے تو کام نہیں ہو سکتا۔ اور اسمیں سب باتیں کہاں درست ہیں۔ بھلا آپ ہی فرمایئے کبھی کسی کیٹی کسٹ نے پہاڑ جانے کے واسطے خرچ مانگا ہے۔

خانصاحب۔ جناب لفظوں سے غرض نہیں۔ نفس مضمون پر دیکھیے۔ بات یہہ ہے کہ بیوی بیمار ہے تو خرچ مشن دے۔ وہ تو اس سے غرض ہی نہیں کہ پہاڑ جانا ہے۔ نہ سہی پہاڑ جنڈیالہ سہی۔ ترنتارن سہی۔ اجنالہ سہی۔ مطلب یہہ ہے کہ کام کے وقت تو پیچھے اور کھانے کو آگے۔ جب کہ ہماری حیثیت سے ہمکو بخوبی زیادہ کھانا ملتا ہے۔ تو کیا اُسی میں ہم اپنے بال بچوں کی تعلیم و تربیت نہ کریں۔ اور شادی غمی کے اخراجات پورے نہ کریں۔ یہہ کیا واہیات ہے۔ کہ ہوا تبدیلی کے واسطے چند آنوں یا روپئے کے لئے بھیکھہ منگوں کی طرح مشن کے آگے ہاتھ پسارنے۔ کہ راہ مولی بابا دیتا جانا۔

تن آنکھے کھلکھے من نے سوال۔

واعظ۔ سمجھہ میں نہیں آتا۔ کہ لوگوں کی عقل ماری گئی یا ہماری۔ دینی خدمت اس کا مطلب کیا ہے۔ کیا منادی کرتے ہیں۔ انجیل تو صاف فرماتی ہے کہ جو انجیل کی خدمت کریں گے۔ انجیل ہی سے اسباب زندگی پاوینگے۔ اگر اللہ ۵۰ روپیہ ملتے ہیں۔ تو لوگ کیوں جلتے ہیں +

خانصاحب۔ یہہ بھی لکھا ہے کہ لالچ سے کنارہ کرو۔ کسی کی زندگی مال کی زیادتی سے نہیں۔ اور پھر یہہ کہ اگر ہم نے کھانا کپڑا پایا۔ تو بس ہے۔ نہ کہ دنیاداروں کی طرح دنیوی تفکرات میں دن رات منہمک رہنا۔ رسول پولوس بھی انجیل کے خدمتگذار تھے۔ جو اپنے ہاتھوں سے محنت کرکے گذارہ کرتے۔ اور دوسروں کی مدد کرتے تھے۔ افسوس یہہ ہے کہ ہمارے آجکل کے منادوں کو لینا ہی آتا ہے دینا جانتے ہی نہیں۔ اُدھر دیکھیے پادری احسان اللہ صاحب بھی تو منادی ہیں۔ جنہوں نے انسٹھ روپیہ چھوڑ دیئے اور فقیرانہ گذارہ کرتے ہیں۔ اور خدا کی روح سے معمور ہو کر الٰہی خدمت میں شبانہ روز غرق ہیں۔

واعظ۔ صاحب آپ نہیں جانتے۔

سلام روستائے بے غرض نیست

اُس میں بھی کوئی حکمت ہی ہوگی؟

خانصاحب۔ ہاں حکمت تو ہے۔ کہ الٰہی حکمت سے معمور ہیں۔ ذرا ان کے کلام کی تاثیر تو دیکھیے۔ ولایتی مشنریوں اور لیڈیوں کو رُلا رُلا دیتے ہیں +

واعظ۔ من خوب می شناسم پیران پارسا را +

خانصاحب۔ بیشک آپ جانتے ہونگے۔ آپ تجربہ کار ہیں۔ لیکن دینداری قناعت کے ساتھہ بڑا نفع ہے +

واعظ۔ ہوگی۔ مگر ان باتوں سے ہم ڈرنے والے نہیں۔ ہم تو اپنے سب اخراجات مشن سے لیں گے +

خانصاحب۔ ہاں ہاں ضرور لیجیے مگر کچھہ کام بھی کیجیے۔

واعظ۔ تو کیا ہم کام نہیں کرتے۔ منادی نہیں کرتے۔ روز وہی گنہگاروں کا سیاپا ہمارے گلے لگا ہی رہتا ہے آپ کو یہہ کام کرنا پڑے۔ تو آپ کو معلوم ہو۔ کہ یہہ کیسا مشکل کام ہے۔ نورافشاں نے چار لفظ لکھدیئے تو سمجھا کہ بڑا کام کیا۔

کیا کام کیا۔ ہمارا ہی حوصلہ اور دل و گردہ ہے کہ للعہ ضہ روپیہ کے واسطے روز صبح جا کر گالیاں کھاتے ہیں۔ آپ کو کوئی ایک گال دیکر تو دیکھے۔ اور برداشت کیجئے پھر ہم جانیں۔ آپ تو صرف باتیں کرتے ہیں ہمارا کام عملاً ہے۔

خانصاحب۔ بس یہی باتیں ہیں۔ جو انجیل کے خلاف ہیں آپ ماہواری تنخواہ گالیوں کی اُجرت سمجھتے ہیں۔ مگر ہمارا خداوند گالیاں کھا کر گالیاں نہ دیتا تھا۔ وہ کسی سے اُجرت نہ لیتا تھا۔ افسوس ہے کہ بعض منادصرف دنیا اور پیٹ کے واسطے اس مبارک خدمت کو قبول کرتے ہیں۔ اُن کو اس دُنیا کی اُمید ہے۔ ایسوں کے واسطے رسول فرماتا ہے کہ ایسے سب آدمیوں سے کمبخت ہیں۔ ترا ماننے کی بات نہیں۔ ولایت سے جو یہہ آنریری مشنری آتے ہیں۔ جیسے ہمارے مرحوم پادری رائٹ صاحب اور اُن کی ہمشیرہ صاحبان۔ پادری وگرم صاحب اُن کی ہمشیرہ صاحبہ۔ پادری برنگ صاحب۔ پادری گف صاحب۔ اور دوسرے بزرگ لایق پادری صاحبان۔ وہ کس اُمید پر آتے ہیں۔ صرف گنہگاروں کی جانیں بچانے کے واسطے +

واعظ۔ ہاں جی بجا ہے۔ اُن کو کھانے کو جو ملجاتا ہے۔

خانصاحب۔ مجھے آپ سے بحث کرنا نہیں۔ ایک سچی بات کا اظہار تھا۔ سو کردیا۔ آپ جانیں آپ کے ہم پیشہ جانیں۔ مگر کیا ہے۔ انجیل کی خدمت کی جاتی ہے۔ خواہ منگتی سے ہو خواہ راستی سے۔

واعظ۔ تو بس جھگڑا کا ہیکا۔ ہم بھی کئے ہی جاتے ہیں۔

خانصاحب۔ ہر ایک اپنے کئے کی اُجرت خدا سے پائیگا۔

راقم
ابو یوسف

ٹرکی سے مسلمان جا بجا کریٹ میں باہر سے آرہی ہے۔ اور موقعہ ملنے پر نواح کے عیسائی دیہات میں لوٹ مار کرتی ہے +

واقعات و آراء

اشاعتِ انجیل و کرسچن کالج

ایک ہندو طالب العلم سینیر بی۔ اے۔ کلاس کی رائے

عموماً طلبا بفضل سے بغیر دھرم کے خاص خیالات کے اس مذہبی کالج میں داخل ہونے کے لئے آتے ہیں بیشک بعض جو مشن سکولوں میں تعلیم پاتے رہے ہیں۔ کچھ ایک مذہبی خیالات لے کر آتے ہیں۔ لیکن اس اوایل عمر میں دھرم کے مسایل کو بخوبی سمجھنا مشکل امر ہے۔ ایسے نازک وقت پر جبکہ ہم جوان طلباء کے دل پر ہر قسم کے خیالات اثر پیدا کر سکتے ہیں ہمکو تعلیم دینے اور ہمارے نازک دلوں کو سیدھے راستے پر لیجانے کے لئے ایک عمدہ مذہبی پریچر کا ہونا نہایت ہی ضروری و مفید ہے۔ تاکہ ہم کم از کم دنیاوی بُری خواہشوں اور برائیوں سے بچے رہیں۔ اور کسی خاص مذہب کی ضرورت کو بخوبی محسوس کریں۔ آجکل کے اکثر کالج کے طلباء کو جو کہ اکثر مذہبی باتوں کی بابت بے پرواہی ظاہر کرتے ہیں۔ دُنیاوی تعلیم کے برابر برابر مذہبی تعلیم دینے کے واسطے فورمن کرسچن کالج سے بہتر کوئی جگہہ نہیں ہے۔ ہمارے لائق ٹیکسٹ بچے اور مذہبی جانثار عیسائی پروفیسروں کے ہماری بہتری میں سرگرمی و جوش و ہمت دکھانے کا باعث یہی ہے کہ ہم سب طلباء کم از کم دھرم کے عام اصولوں کی پیروی کرنے کی ضرورت کو محسوس کرنے لگ پڑے ہیں۔ اس کالج میں ایک انجیل کا گھنٹہ ہے۔ جو اگرچہ صرف تیس ۳۰ منٹ کا ہوتا ہے۔ مگر ہماری توجہہ کو خدائی چیزوں کی طرف لیجانے کے لئے نہایت ہی بیش قیمت دے رہا ہے۔ اگر ایسا اچھا مذہبی کالج نہ ہوتا۔ تو آجکل کے جوانوں میں سے بہت سارے ناستک ہوتے۔ اور اپنی زندگیوں کے سچے پاک مشن کو پورا کرنے کے ناقابل رہتے۔ ہمارے مذہبی مشنری پروفیسروں کی قربانی کا صرف نظارہ ہی ہمارے ناتربیت یافتہ و بے پرواہ دلوں کو نیک مذہبی زندگیاں بسر کرنے اور ایک دوسرے کی خدمت کرنے کے لئے اُکساتا ہے۔ کون تعلیم یافتہ جوان آدمی ہے۔ جو دیکھکر کہ یہہ مشنری اپنے پیارے وطنوں کو چھوڑ کر دوسرے ملک کے لوگوں کی خدمت کرنے کے لئے آتے ہیں۔ کم از کم اپنے ہم وطنوں کی خدمت کے لئے نیند غفلت سے نہ جاگے۔ جہاں تک میرا تجربہ ہے۔ میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ اُن نیک مذہبی جوان آدمیوں نے جن کو ہم چند دوسرے نئے مذہبی قوموں کے بطور سردار کام کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اپنی سپرٹ ان جان نثار کرسچن مشنریوں سے لی ہے۔

عموماً ہمارے والدین مذہبی باتوں کی بابت بالکل بے پرواہ ہیں اگر میں اس مذہبی کالج میں داخل نہ ہوتا۔ تو میں ضرور ناستک رہتا انجیل کے گھنٹہ میں میرے لایق پروفیسروں کی مذہبی تعلیم و تربیت مجھکو بہت ہی مفید ثابت ہوئی ہے۔ بورڈنگ ہوس و کالج کے روزمرہ کے تجربہ سے کہہ سکتا ہوں کہ بہت سارے کالج کے ہندو طلبا حضرت عیسیٰ کو روئے زمین پر سب سے بڑا آدمی دل میں خیال کرنے لگ گئے ہیں +

اجمیر

مورخہ ۳۱۔ اگست ۱۸۹۶ء کو ایک کتب فروش دیانندی کے ساتھ پنڈت چرنجی لعل صاحب کے مباحثہ ہوا۔ واقعی دیانندی نے بت پرستی کے خلاف معقول دلایل دئے تھے۔ لیکن آخرش دیانندی کو یہہ ماننا پڑا کہ جیسا کچھ ہم کہتے ہیں ویسا کرکے دکھا نہیں سکتے ہیں۔ افسوس صد افسوس۔

(نامہ نگار)

ڈاک ولایت کی خبر ہے کہ کرنل عبداللہ گورنر ہرا کلیون واقع کریٹ کو سلطان روم نے واپس بولالیا +

ملکوں اور قوموں کی مختصر خبریں

ناسک (بمبئی) میں چینیوں کے فساد کا خوف ہے۔ ایک دستہ پولیس پنجاب کا روانہ کیا گیا ہے +

تمام پہاڑوں میں آئندہ سرما جلدی آتا دکھائی دیتا ہے شملہ میں سرد ہوائیں چلنے لگیں +

گورنر جلال آباد کو امیر صاحب نے کابل طلب کیا ہے اور ان کی جگہہ دوسرا شخص بھیجا گیا +

بمبئی کے پروفیسر ونکار پر چند مذہبی متعصب لوگوں نے ان کے گھر آکر سخت حملہ کیا مارا پیٹا زخمی کیا +

اُس نے کئی ہندؤں کو عیسائی بنوا دیا۔ لوگوں کو جوش آیا۔ پروفیسر ہسپتال میں ہیں +

شکر ہو کہ ایکسچینج بڑھ رہا ہے ۱/۱۶ اور بڑھ گیا تازہ نرخ ایک روپیہ ۲/۳ ۱۳ پنس ہے +

تازہ خبر ہے تمام ہند میں بارش کم ہوا اور اضلاع متوسط شمال مغرب پنجاب میں گرمی کی شدت ہے +

صاحب وزیر ہند کو فکر ہوا ہند میں انگلستان کی نسبت بلجیم سے فولاد زیادہ آنے لگا تجارت بلجیم ترقی پر ہے

مبارک پور (اعظم گڈھ) میں کاشتکاران کو زمین سے شاہ عالم کی مہروں کا خزانہ ملا +

گورنمنٹ ہند نے فوج کے موچیوں کو کانپور کے کارخانہ میں تعلیم دلوانے کا انتظام کیا ہے +

ساہو چھجومل داس بنکر نگینہ جو جعلسازی کے جرم میں سخت قید ہوا تھا۔ ہائیکورٹ میں اپیل سے چھوٹ گیا۔

شمال مغرب میں حکم ہوا آئندہ تمام ترقیات پولیس ڈویژنل کمشنر کی منظوری سے ہوں +

۳ ستمبر بوسٹن میں تعجب کی خبر ہے ہے بلجیم نے علاقہ کانگو (وسط افریقہ) میں قبضہ کر لیا +

بلجیم کے بیرن ڈاہنس کے مقام لاڈور پر جلسہ ہوا جہاں ہر فرقہ کے لیڈر شریک ہوئے اور افراج کی قوموں اور ان کے سربراہوں کے عہد نامہ ہوئے +

شمالی جاپان میں ایک سخت زلزلہ آیا۔ شہر کوگوگو تمام و کمال برباد ہو گیا اور بہت سے قصبے بھی گر گئے +

نیا سلطان زنجبار تخت نشین ہو کر اپنی تقریر میں پریسیڈنٹ فرانس کو کہتا ہے کہ فرانس سے دوستی بڑھیگی +

یہہ بات سلطان زنجبار کے اختیار سے باہر ہے کہ وہ آپ خود کسی غیر سلطنت سے گفتگو کرے +

۲ ستمبر لنڈن کی خبر ہے کہ اخبار ٹائمس نے اس اشارہ پر سخت تعجب ظاہر کیا ہے

بغاوت فلپائن کے متعلق برٹش جہاز ریڈپول ہانگ کانگ سے روانہ منیلا ہوا +

۳ ستمبر لنڈن کی خبر ہے کہ کریٹ میں اور ریفارموں کے لئے قانون نافذ کیا ہے +

تازہ خبر ہے وزیر اعظم جاپان مارکوئس اٹیو نے استعفا دیدیا ہے مارکوئس کوروڈا ان کی جگہہ ہوئے +

مہم رودنیل کی خبر ہے کہ جنگی ریلوے بارش سے ٹوٹ رہی ہے ۲ ستمبر کو اور بہ گئی +

۳ ستمبر لنڈن کی خبر ہے تھارنٹن کی پارٹی نے آسٹریلیا کے کھلاڑیوں کو کرکٹ میچ میں شکست دی +

زار روس کے پیرس پہنچنے پر ان کو فرنچ فوج کی ایک بڑی عالیشان قواعد دکھلاویں گے +

اس کے لئے تیاریاں سرگرمی سے جاری ہیں اور کروڑ ہا روپیہ خرچ کیا جاویگا +

سپین کی مالی حالت عمدہ نہیں ہے۔ وزیر نے کہا ہماری صرف خواہش یہہ ہے کہ کیوبا میں امن قایم ہو +

اُنہوں نے زور سے کہا کہ اگر ضرورت ہوئی تو سپین اپنے تمام ذریعہ کیوبا میں حکومت قایم رکھنے کیلئے خرچ کردے گا +

ٹائمس آف انڈیا نے لکھا ہے پٹیالہ میں جلد رزیڈنٹ قایم کیا جاویگا اور پولیٹیکل ایجنسی مقرر ہوں +

بمبئی میں جلد ہی ایک جرمن بنک کھولا جاویگا۔ کلکتہ میں عرصہ سے کھل گیا ہے +

مدراس میں ایک مقدمہ انگریز کے دہوکھے سے دوبارہ شادی کرنے کا جاری ہے۔ انگریز برادری میں بڑی دھوم ہے

حادثہ دہلی کا زلزلہ بیچارے ایک جمعدار کا نٹے والے پر گرا نوکری سے موقوف جمع ضبط اور پنشن سے جواب +

۴ ستمبر کینیا ریٹ کی خبر ہے اہل اسلام نے عیسائی ریفارم کے خلاف اشتہار مشتہر کیا +

اس میں تمام اہل اسلام کو تاکید ہے کہ اُس کی جسطرح ہوسکے مخالفت کیجاوے اور روکا جاوے +

سلطان روم نے بنک عثمانی کی بغاوت کی تحقیقات کے لئے خاص کمیشن مقرر کیا ہے +

۵ اگست لنڈن کی خبر ہے لارڈ رابرٹس نے بلفاسٹ میں دعوت کے جلسہ پر ہندوستانی فوج کی از حد تعریف کی +

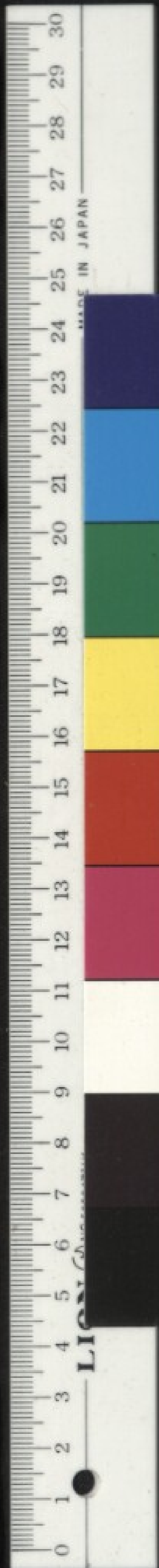
بوشہر کی تازہ خبر ہے شاہ ایران نے شاہ مرحوم کے تمام حرم سرا کو ڈسمس کر دیا اور محلات خالی ہو گئے +

بیگموں اور بیبیوں کو حکم ہے کہ کسی سولہ ملٹری افسر سے شادی نکریں۔ مگر ملانوں میں آزادی ہے +

ٹنگوس کالج پیکین کے ۲۰ طلبا کو گورنمنٹ چین سے حکم ہوا کہ یورپ میں تعلیم حاصل کرنے جانے کے لئے جلد تیار ہوں +

اِن کا کام مختلف ممالک یورپ کی زبانوں کی لیاقت حاصل کرنا ہوگا۔ انگلینڈ فرانس جرمنی روس جائنگے

کریٹ کی حالت نازک ہو رہی ہے پہنا گیا مسلمانوں نے جو ہزاکلیون میں جمع ہوئے تھے عیسائیوں کے ۳۰۰



مضامین مفید المبتدین

بادشاہ کا تحفہ

اگر تم انگلستان کے نقشہ کی طرف دیکھو تو دیکھو گے کہ اسکاٹلینڈ اس ملک کے شمال کی طرف واقع ہے یہہ دونوں حصے اب ایک بادشاہت ہو گئے ہیں جن پر ہماری ملکہ حکومت کرتی ہیں۔ لیکن ۱۶۰۳ء تک دونوں الگ الگ تھے ہر ایک کی حکومت اسی ملک کا بادشاہ کرتا تھا اور اُن کے درمیان اکثر لڑائی ہوا کرتی تھی چودھویں صدی کے شروع میں ایک انگریز بادشاہ ہوا جس کا نام ایڈورڈ تھا اور بعض قوم اُس کو اسکاٹلینڈ کا ہتوڑا بھی کہتے تھے کیونکہ اُس نے اسکاٹلینڈ کے باشندوں پر حملے کئے اور کئی لڑائیوں میں اُن کو شکست دی ان کا بادشاہ جس کا نام روبرٹ تھا مجبوراً اپنا ملک چھوڑکر ایک چھوٹے سے جزیرے میں جو آئرلینڈ کے شمال میں واقع ہے پناہ کے لئے چلا گیا۔ اُس کی غیر حاضری میں ایک کسان نے جو اسکاٹلینڈ کے مغربی کنارے پر رہتا تھا اپنی بیٹی کی شادی کا انتظام کیا شادی کے بعد شام کے وقت کسان نے ایک ضیافت کی جس میں بہت سے لوگ بلائے گئے تھے۔ ٹھیک اُسی وقت جب کہ لوگ کھانے بیٹھے اُنہوں نے کسان کے دروازہ پر کھٹکھٹانا سنا اور جب دروازہ کھولا گیا تو اُنہوں نے آدمیوں کی ایک جماعت اندھیرے میں کھڑی دیکھی۔ انکا سردار آگے بڑھا اور کسان سے کہا کہ برائے خدا ہمیں آج کی رات اپنے یہاں رہنے دو ہم مسافر ہیں اور ہماری کشتی کنارے کے پہاڑوں کی چٹان پر ڈوب گئی ہے اور اب ہم آگے نہیں جا سکتے اور نہ ہمارے پاس کچھ کھانے کو ہے اور نہ کوئی پناہ کی جگہہ ہے اس مہربان کسان نے سب کو اس ضیافت میں شریک کیا اور رات کیلئے جگہہ بھی دی اور جب کہ اُس نے ان کے رہنما کو دیکھا کہ اگرچہ وہ اچھی پوشاک پہنے ہوئے نہیں ہے تو بھی ایک نامور آدمی معلوم ہوتا ہے تو وہ اُسے میز پر عزت کی جگہہ لیگیا۔ اُس اجنبی نے کہا نہیں میں ایسی جگہہ پر نہیں بیٹھونگا میں صرف ایک غریب مسافر ہوں لیکن کسان نے جواب دیا ہر ایک شخص اپنے گھر کا بادشاہ ہوتا ہے سو تمہیں وہاں بیٹھنا چاہئے جہاں کہ میں کہتا ہوں۔ اُس اجنبی نے اُس کی بات مانی اور ضیافت بڑی خوشی کے ساتھ گذر گئی دوسری صبح کو مسافروں نے رخصت چاہی اور وداع کے وقت اُس اجنبی نے مہماندار سے کہا کہ کیا آپ کے دل میں کوئی خاص چیز کے لئے کچھ خواہش ہے اُس نے جواب دیا کہ ہاں میں اس زمین کو جس میں میں کھیتی کرتا ہوں لینا پسند کروں اور وہ ایک بڑے امیر کے قبضہ میں ہے جو ایک ظالم مالک ہے۔ اُس اجنبی نے اپنی پوشاک میں سے ایک سونے کا بروچ نکالکر کسان کو دیکر کہا یہہ میری یادگاری میں لو اور اگر کبھی رابرٹ بادشاہ اسکاٹلینڈ میں سلطنت کرے تو یہہ بروچ محل میں لانا اور میری بابت دریافت کرنا میں تمہیں بروچ سے پہچان لونگا اور بادشاہ سے عرض کرونگا کہ تمہاری مراد تمہیں دیوے وہ اجنبی توروانہ ہوا اور کسان نے تھوڑے عرصہ کے بعد سُنا کہ بادشاہ رابرٹ واپس آگیا ہے اور اپنی بادشاہت کے لئے لڑائی کرتا ہے پس کسان بھی گیا اور اُس کے واسطے بڑی بہادری سے لڑا بڑی لڑائی کے بعد رابرٹ تخت پر بیٹھا اور قریباً سارے انگریز ملک سے نکالے گئے تب کسان وہ بروچ لیکر محل میں گیا اور جلد ایک امیری پوشاک پہنے ہوئے شخص کے سامنے حاضر کیا گیا جس کو اُس نے جھٹ پہچان لیا کہ یہہ وہی اجنبی ہے جس کو اُس نے اپنے گھر میں رکھا تھا۔ تب اُس امیر آدمی نے کہا کہ میں ایک دفعہ تمہارا مہمان ہوا تھا اور اب تم ضرور میرے ساتھ میز پر کھاؤ وہ اس کسان کو ایک بڑے کمرے میں جہاں کہ ایک میز بڑی ضیافت کے لئے سجی ہوئی تھی لے گیا اور وہاں بہت سے رئیس اور رئیس زادیاں حاضر تھیں اور کسان کو ایک عزت کی جگہہ میں لے گئے اور اُس کے مہمان نواز نے اپنے مہمان سے کہا کہ میں حقیقت میں بادشاہ ہوں اور جہاں میں تمہیں کہوں وہاں بیٹھو تب اس کسان نے جانا کہ وہ مسافر جس کو کہ اُس نے کھانا کھلایا تھا وہ خود بادشاہ رابرٹ ہی تھا بیچارے کسان کو بادشاہ کی چوکی پر بیٹھنا پڑا اور اس نے شاہزادیوں اور امیروں کے ساتھ کھایا جنہوں نے کہ اس کی بڑی عزت کی کھانے کے بعد بادشاہ نے ایک سند کسان کو زمین دینے کی بابت لکھی کیونکہ وہ زمین اس کے مالک سے لے لی گئی تھی جس نے کہ اپنے بادشاہ سے بے وفائی کی تھی اب تک وہ زمین کسان کی اولاد کے قبضہ میں ہے اور بروچ بھی اور اگر کوئی بادشاہی خاندان کا اُدھر سے گذرتا ہے تو وہ بادشاہی مسافروں کے کھانے اور رہنے کا بندوبست کرتے ہیں۔

اب کیا یہہ کہانی ہمکو انجیل کی آیت یاد نہیں دلاتی ہے کہ دیکھ میں دروازہ پر کھڑا اور کھٹکھٹاتا ہوں اگر کوئی میری آواز سُنے اور دروازہ کھولے میں اُس کے پاس اندر آؤنگا اور اُس کے ساتھ کھاؤنگا اور وہ میرے ساتھ مکاشفات ۳ باب ۲۰ آیت یہہ الفاظ ہمارے بادشاہ یسوع کے ہیں وہ اپنی بادشاہت سے غیر حاضر ہے اور شیطان اُس کی جگہہ میں حکومت کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن خداوند اگر ہماری دلوں کے دروازے پر کھٹکھٹاتا ہے کیا ہم اُس کو اندر نہ آنے دیویں اور عزت کی جگہہ دیویں اور کیا ہم اُس کی خدمت نہ کریں اور اُس کے واسطے اُس کے دشمن سے نہ لڑیں کوئی دن وہ قیصریٰ ہوگا اور سلطنت کریگا اور وہ وعدہ کرتا ہے کہ جو اس کی خدمت اب کریں گے وہ اُس کے جلال میں اُس کے ساتھ میز پر بیٹھینگے اور وہ کیا تحفہ ہے جو وہ ہمکو دیتا ہے کہ ہم رکھیں جبتک کہ اُس کی بادشاہت قایم ہو — یہہ روح القدس ہے جو ہماری میراث پانے کا بیعانہ ہے

(افسیوں ۱: ۱۴)

شعر و سخن

غزل

اے صبا کہدینا میرے عیسیٰ دلدار سے
عاشق آیا ہو ترا اب جنگل پُر خار سے

جب سے سودا دل میں ہر عشق کا تیرے ہوا
تب سے نفرت ہو گئی گل بوٹا و گلزار سے

وصل سے مایوس تیرے گر ترا شیدا رہا
سر پٹک کر جائیگا مر تیرے گھر دوار سے

آیا ہوں کوچے میں تیرے جان جاوے یا بچے
ڈر نہیں گر سر کٹے میرا تیری تلوار سے

سر کٹا دیگا جو ابن اللہ مسیح کی راہ پر
پاویگا انعام وہ روح کا مسیح دربار سے

آویگا جو در مسیح کے مال دُنیا چھوڑ کر
پاویگا ابدی خزانہ وہ مسیح غفار سے

دست بستہ عرض تجھسے ہے مسیح دین حق کے
اپنے طایر کو بچا پاندر کے آزار سے

غزل

نہ جلتا وید و قرآن پر تو تو بدنام کیوں ہوتا
گنہگاروں کے دفتر میں ترا پھر نام کیوں ہوتا

جو انجیل مقدس کو تو پڑھتا دل سے او پیارے
ترے منہ ہر غیر کا کلمہ سحر و شام کیوں ہوتا

اگر ہوتا یقین تیرا مسیحا کے کفارہ پر
تو ہی ایدل بتا پھر تیرا بد انجام کیوں ہوتا

جو چلتا تو چلن عیسیٰ کا اس دُنیا میں او غافل
مسیح دلبر کے ملنے میں تو پھر ناکام کیوں ہوتا

صلیبی موت نہ لیتا اگر عیسیٰ ترے بدلے
ترا محشر میں پھر طایر مسیح امام کیوں ہوتا

آر۔ پی۔ مشن کی طرف سے نیا گرجہ گھر گجرانوالہ میں

۲۲ اگست سنہ رواں کی صبح کے ۷ بجے شہر گجرانوالہ میں آر۔ پی۔ مشن کے مشنری پادری جی ڈبلیو سکاٹ صاحب نے شہر سے باہر کچھ فاصلہ پر بزرگ پادری سوفٹ مرحوم کے سب سے چھوٹے بیٹے مسٹر ہیری سوفٹ کے احاطہ میں اپنے ہاتھ سے ایک نئے گرجہ کی نیو رکھی۔ نیو رکھنے سے پیشتر تئیسواں زبور بزبان پنجابی خداوند کی حمد و شکر گذاری میں گایا گیا پھر پادری صاحب نے خداوند کا کلام جماعت کو پڑھ سنایا اور بعد ازاں دُعا مانگی گئی۔ قریب دو سو کے مسیحی بھائی حاضر تھے۔ اس گرجہ کے کل خرچ کا ذمہ مسٹر ہیری سوفٹ صاحب نے اپنے اوپر لیا ہے۔ اس نیک ارادہ کا اظہار انہوں نے تین سال ہوئے کہ چند مسیحیوں کے روبرو کیا تھا۔ اس موقعہ پر پادری جی۔ ڈبلیو سکاٹ صاحب نے اپنی جیب خاص سے اس گرجہ کے لئے مبلغ ۲۰۰ روپیہ عنایت کئے۔ ہم اُن کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتے اور نیز اُن اصحاب کے بھی تہہ دل سے شکر گذار ہیں کہ جنہوں نے اس نیک کام میں مدد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اب آخر میں ہماری کل مسیحی بزرگوں اور بھائیوں اور بہنوں سے التماس ہے کہ اس کار خیر میں ہماری کسی قدر چندہ سے مدد کریں اور زر چندہ مسٹر ہیری سوفٹ متعلق آر پی۔ مشن گوجرانوالہ کے پاس بھیجکر ممنون و مشکور فرماویں +

خاکسار
بنجمن اسماعیل طایر
از گوجرانوالہ

دستورالعمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ... ... عہ
قیمت بیرونجات سے معہ محصول ڈاک ... ... ۲ عہ
قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی ۲ عہ
ایک شخص کے نام بیس کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی + ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

پادری۔ اے ایچ یوئنگ صاحب ایڈیٹر ان چیف منیجر اخبار نورافشاں کے واسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں ملہم دوائیلی کے اہتمام سے چھپا +